

جھوٹی قسم کھانے، خودکشی کرنے، مومن پر

لعنت کرنے اور اسے کافر کہنے کا انجام

رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ
كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، إِنْ قَالَ إِنِّي يَهُودِيٌّ فَهُوَ يَهُودِيٌّ وَإِنْ قَالَ
إِنِّي نَصْرَانِيٌّ فَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَإِنْ قَالَ إِنِّي مَجُوسِيٌّ فَهُوَ مَجُوسِيٌّ وَمَنْ قَتَلَ
نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا
فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے اسلام کے علاوہ کسی ملت پر جان
بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے قول ہی کے مطابق شمار ہوگا۔ اگر اس نے کہا کہ میں (فلاں کام کروں تو
مسلمان نہیں، بلکہ) یہودی ہوں گا تو وہ یہودی ہی شمار ہوگا اور اگر کہا کہ میں نصرانی ہوں گا تو وہ نصرانی
ہی شمار ہوگا اور اگر کہا کہ میں مجوسی ہوں گا تو وہ مجوسی ہی شمار ہوگا۔ اور جس نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی
چیز سے قتل کیا تو وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ذریعے سے عذاب دیا جائے گا، اور

جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ بات اسے قتل کر دینے ہی کی مثل ہے، اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ بات بھی اسے قتل کر دینے ہی کی مثل ہے۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ اس حدیث میں چار باتیں بیان ہوئی ہیں:

پہلی یہ کہ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر یہ جھوٹی قسم کھاتا ہے کہ اگر اس نے فلاں کام ماضی میں کیا ہو یا وہ مستقبل میں کرے تو وہ مسلمان نہیں، بلکہ یہودی، نصرانی یا مجوسی شمار ہو تو ایسا شخص اپنی جھوٹی قسم کی وجہ سے اپنے اس قسم کھانے کے زمانے میں عند اللہ اپنے قول ہی کے مطابق شمار ہوگا۔ قسم کھانا دراصل، خدا کو اپنے عہد یا اپنی بات پر گواہ ٹھہرانا ہے، خدا پر سچا ایمان رکھنے کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کو کسی جھوٹے عہد یا جھوٹی بات پر لوگوں کے سامنے اپنا گواہ بنائے۔ اگر کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے تو گویا اس کے ہاں خدا خونی نام کی کوئی چیز موجود ہی نہیں۔

دوسری یہ کہ جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے دنیا میں قتل کیا، اسے قیامت کے دن جہنم کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔

اس دنیا میں انسان کی حیثیت خدا کے مملوک بندے کی ہے۔ لہذا، نہ وہ اپنے جسم اور اپنی جان کا حقیقی مالک ہے اور نہ اسے ان پر ہر طرح کا اختیار حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا یہ جسم اور جان بھی دوسری بہت سی چیزوں کی طرح اللہ کی دی ہوئی وہ امانتیں ہیں، جن کے بارے میں قیامت کے دن اس سے سوال ہوگا۔ جس طرح کسی بھی امانت میں خیانت ممنوع ہے، اسی طرح اللہ کی دی ہوئی ان امانتوں میں خیانت کرنا یا انھیں سرے سے ضائع کر دینا بھی ممنوع ہے۔ چنانچہ انسان کے لیے اپنی جان بھی ایک محترم شے ہے۔ وہ جس طرح کسی دوسرے شخص کو قتل نہیں کر سکتا اسی طرح اپنے آپ کو بھی قتل نہیں کر سکتا۔ اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو قتل کرے گا تو اسے اس کی یہ سزا ملے گی کہ وہ جہنم کی آگ میں اپنے آپ کو اسی طریقے سے بار بار قتل کرتا رہے گا، جس طرح اس نے دنیا میں خود کو قتل کیا ہوگا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

تیسری یہ کہ جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو اس کی سنگینی اسے قتل کر دینے کی مثل ہے۔ کسی پر لعنت کرنے کا مطلب اس کے لیے خدا کی رحمت سے دوری کی بددعا کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ انتہائی بددعا ہے۔ اس حدیث میں

اس کی شاعت واضح کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ کسی مومن کے لیے یہ بدعت اتنی ہی ناگوار ہے، جتنا کہ اسے قتل کر دینا، چنانچہ خدا اس شخص کے ساتھ جو مومن کو یہ بدعت دے گا، اس کی شاعت کے مطابق معاملہ کرے گا۔ چوتھی یہ کہ جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ بات بھی اسے قتل کر دینے ہی کی مثل ہے۔

سچے صاحب ایمان کے لیے ایمان اس کی اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کو سلامت رکھنے کے لیے اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ ایسے شخص کو اگر کوئی آدمی کافر قرار دے یا اسے کفر کے ساتھ منسوب کرے تو اس کے اس قول سے گو اس کے ایمان کی نفی نہیں ہو جاتی، لیکن اس کے لیے اپنے ساتھ کفر کی نسبت اتنی ہی ناگوار ہوتی ہے جتنا کہ کسی شخص کا اس کو قتل کر دینا۔ چنانچہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس تہمت کے مجرموں کے ساتھ ان کے جرم کی شاعت کے مطابق ہی معاملہ کرے گا۔

متن کے حواشی

- ۱۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ بخاری کی روایت، رقم ۵۷۵۴ ہے۔ بعض اختلافات کے ساتھ یہ مضمون یا اس کے بعض حصے حسب ذیل ۲۵ مقامات پر نقل ہوئے ہیں۔
- بخاری، رقم ۵۷۰۰، ۱۲۹۷، ۶۲۷۶؛ مسلم، رقم ۱۱۰ (۳)؛ ابوداؤد، رقم ۳۲۵۷؛ ترمذی، رقم ۱۵۴۳؛ نسائی، رقم ۳۷۷۰، ۳۷۷۱، ۳۸۱۳؛ ابن ماجہ، رقم ۲۰۹۸؛ احمد بن حنبل، رقم ۱۶۴۳۲، ۱۶۴۳۳، ۱۶۴۳۴، ۱۶۴۳۶، ۱۶۴۳۷، ۱۶۴۳۸، ۱۶۴۳۹؛ ابن حبان، رقم ۴۳۶۶، ۴۳۶۷؛ بیہقی، رقم ۱۵۶۵۴، ۱۹۶۱۹؛ ابویعلیٰ، رقم ۱۵۳۵، ۶۰۰۶۔
- بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۵۷۰۰ میں 'وَلَيْسَ عَلَى بَنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ' (انسان پر اس چیز میں نذر نہیں ہے جس کا وہ مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔
- بعض روایات مثلاً مسلم، رقم ۱۱۰ میں 'وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِی شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهُ' (انسان پر اس چیز میں نذر نہیں ہے جس کا وہ مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔
- بعض روایات مثلاً مسلم، رقم ۱۱۰ ہی کی دوسری سند میں 'وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ' (انسان پر اس چیز میں نذر نہیں ہے جس کا وہ مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔
- بعض روایات مثلاً ابوداؤد، رقم ۳۲۵۷ میں 'وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ' (انسان پر اس چیز میں نذر نہیں ہے جس کا وہ مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۶۳۳۲ میں وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ (کسی مسلمان پر اس چیز میں نذر نہیں ہے جس کا وہ مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۱۹۶۱۹ میں وَلَيْسَ عَلَى الْمُؤْمِنِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ (کسی مومن پر اس چیز میں نذر نہیں ہے جس کا وہ مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۵۷۰۰ میں بِمِلَّةٍ (ملت پر) کے بجائے عَلَى مِلَّةٍ (ملت پر) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۵۷۵۴ میں مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ (جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ چیز) کے بجائے لَعَنَ الْمُؤْمِنِ (مومن پر لعنت کرنا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۶۲۷۶ میں بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ (اسلام کے علاوہ کسی ملت پر) کے بجائے بِغَيْرِ مِلَّةٍ الْإِسْلَامِ (ملت اسلام کے علاوہ) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً مسلم، رقم ۱۱۰ میں مَنْ حَلَفَ (جس نے قسم اٹھائی) کے بجائے مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ (جس نے کوئی قسم اٹھائی) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً مسلم، رقم ۱۱۰ کی دوسری سند میں وَمَنْ ادَّعى دَعْوَى كَاذِبَةٍ لِيَتَكْتَرَّ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قِلَّةً وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ (جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے جھوٹا دعویٰ کرے گا، اللہ اسے قلت ہی میں بڑھائے گا، اور جس نے حاکم کے سامنے مسلمان کا مال دبانے کے لیے جھوٹی قسم کھائی) کے الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً مسلم، رقم ۱۱۰ کی تیسری سند میں غَيْرِ (علاوہ) کے بجائے سِوَى (سوا) کے الفاظ اور وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ (جس نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا، وہ اسی چیز کے ذریعے سے عذاب دیا جائے گا) کے بجائے مَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ (جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے ذبح کر دیا، وہ اسی چیز کے ذریعے سے ذبح کیا جائے گا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً ابوداؤد، رقم ۳۲۵۷ میں مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ (جس نے اسلام کے علاوہ کسی ملت پر قسم کھائی) کے بجائے مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ (جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی ملت پر قسم کھائی) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً نسائی، رقم ۳۷۷۱ میں یَوْمَ الْقِيَامَةِ (قیامت کے دن) کے بجائے فِي الْآخِرَةِ (آخرت میں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۶۴۳۳ میں عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا) کے بجائے عَذَّبَهُ اللَّهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (اللہ جہنم کی آگ میں اسی چیز کے ذریعے سے اسے عذاب دے گا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۶۴۳۷ میں مَن قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے دنیا میں قتل کیا، وہ قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے سے عذاب دیا جائے گا) کے بجائے مَن قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ أَوْ ذَبَحَ ذَبْحَهُ اللَّهُ بِهِ (جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا یا ذبح کیا، اللہ اسی چیز کے ذریعے سے اسے ذبح کرے گا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۶۴۳۸ میں مَن رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ (جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی) کے بجائے مَن شَهِدَ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ (جس نے کسی مسلمان کے یا کہا مومن کے کفر کی گواہی دی) کے الفاظ اور فَهُوَ كَمَا قَالَ (تو وہ اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کہا) کے بجائے فَهُوَ كَمَا حَلَفَ (تو وہی ہوگا جس کی اس نے قسم کھائی) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۶۴۳۹ میں عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا) کے بجائے عَذَّبَهُ اللَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (اللہ جہنم کی آگ میں اسے عذاب دے گا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۲۔ مُتَعَمِّدًا کے الفاظ بخاری، رقم ۱۲۹۷ سے لیے گئے ہیں۔

۳۔ إِنْ قَالَ إِنْ نَى يَهُودِيٍّ فَهُوَ يَهُودِيٌّ وَإِنْ قَالَ إِنْ نَى نَصْرَانِيٍّ فَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَإِنْ قَالَ إِنْ نَى مَجُوسِيٍّ فَهُوَ مَجُوسِيٌّ کے الفاظ ابویعلیٰ، رقم ۶۰۰۶ سے لیے گئے ہیں۔

۴۔ فِي الدُّنْيَا کے الفاظ بخاری، رقم ۵۷۰۰ سے لیے گئے ہیں۔

۵۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کے الفاظ بھی بخاری، رقم ۵۷۰۰ سے لیے گئے ہیں۔

۶۔ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ کے الفاظ بھی بخاری، رقم ۵۷۰۰ سے لیے گئے ہیں۔